کرے گی ناز تجھ پر حشر تک تاریخ انسانی

علامہ انور صابری (دیوبند، انڈیا)

خطیب اعظم اسلام فخر بزم ایمانی
جمالستانِ عرفاں تھی تری پُرنور پیشانی

دلوں کا ذکر کیا رُوحوں کو گرماتی رہی برسوں
فضاؤں میں ترے الفاظ کے جھروں کی تابانی

چراغِ محفلِ ختمِ رسالت بن کے چمکی ہے
تری آنکھوں کے حجروں میں ضیائے شمع ربانی

جہاد حریت میں رہبرانہ شان کے صدقے
کرے گی ناز تجھ پر حشر تک تاریخ انسانی

محمد کی غلامی تیرا تاجِ زندگانی تھی!
ہمیشہ تونے ٹھکرایا غرورِ تاجِ سلطانی

وقارِ بوذریؓ تھا تیری درویشی کی رگ رگ میں
فقیرانہ ادا تھی ہم مزاجِ فقر سلمانی

تیرے خود دار جذبوں کا مزاج عزم ہستی تھا
مکمل خاکۂ تکمیلِ دستور جہاں بانی

مری مجبوریوں کو دیکھ اے آزاد خو انساں
لحد پر آنہیں سکتا برائے فاتحہ خوانی

نئی حد بندیاں ہیں اور میری چشم گریاں ہے
ہے درس آموزِ دنیا میرے اشکوں کی پریشانی

بہاروں میں بھی میرے دل کا غنچہ کھل نہیں سکتا
تیری راہوں پہ چل سکتا ہوں، لیکن مل نہیں سکتا

علامہ لطیف انور

وہ آنچ جس سے محبت نمود پاتی ہے!

بہار باغ سے جائے نہ، اس ہوس میں رہے
ہم آشیانے میں ہوتے ہوئے قفس میں رہے

کچھ اور فیصلہ کر لے نہ دل کی بے تابی
خدا کرے کہ تری یاد میرے بس میں رہے

کہاں کہاں نہ رہے کاروان عمر رواں
اگر شریک نہ تیری صدا جرس میں رہے

وہ آنچ جس سے محبت نمود پاتی ہے
دعا کرو کہ مرے سوز نیم رس میں رہے

نمود برق سے گلشن کا حسن بڑھ جائے
کچھ ایسی بات بھی ترتیب خار و خس میں رہے

ترا کرم ہی سہی، اختراع دل ہی سہی
کوئی سکون کا پہلو تو دسترس میں رہے

مآل ربط تمنا نہ کھل سکا انور
قفس چمن میں رہا اور ہم قفس میں رہے